© rasailojaraid.com

تاثرات

علامہ اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو پیدا اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ کو فوت ہوئے۔ وہ دنیائے اسلام کی عظیم شخصیت تھے۔ ان کا کلام آفاقی اور عالمگیر ہے۔ انھوں نے جو کچھ کہا اور لکھا وہ درد میں ڈوب کر کہا۔ وہ جامع حیثیات تھے۔ بلند پایہ فلسفی، بہت بڑے شاعر، اونچے درجے کے سیاست دان اور نامور قانون دان تھے۔ تمام اقسام علم پر ان کی نظر تھی۔ ان کا کلام جوش و جذبہ، تبلیغ و دعوت اور ادراک و معرفت کا گنجینہ ہے۔ انھوں نے سوئی ہوئی قوم کو جگایا اور جس بلند آہنگی سے لوگوں کو اپنا پیغام پہنچایا، اس میں کوئی ان کا مثیل نہیں۔ وہ اپنے اندر ایک خاص جذبہ اور داعیہ رکھتے تھے اور اس کو شعر کے قالب میں ڈھالنے کا اللہ نے ان کو جو سلیقہ عطا کیا تھا، وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ ان کا اردو اور فارسی کا تمام کلام دل کی گہرائیوں اور روح کی پنہائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے اور ایک ایسا اثر رکھتا ہے جس کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ ان کے پیغام کا بہت بڑا کمال یہ ہے کہ وقتی اور ہنگامی نہیں ہے، بلکہ ابدی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ وہ مشکلات کے سامنے ہتھیار ڈالنے، اور ناسازگاری حالات سے مایوس ہونے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے اور آگے بڑھنے کی راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں، ان کو دور کرنے کی بھرپور جدوجہد کی جائے۔ یاس و قنوط کا ان کی بارگاہ میں قطعاً گزر نہیں۔ جو لوگ مایوسی کا شکار ہو جاتے اور ہمت ہار کر حالات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں، اقبال ان کو انتہائی بزدل اور نااہل قرار دیتے ہیں۔۔ وہ ملت اسلامیہ کو سعی مسلسل اور راہِ ترقی پر گامزن ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔ کل بھی وہ اسی کے داعی تھے، آج بھی ان کی دعوت یہی ہے اور آئندہ کے لیے بھی ان کا یہی پیغام ہے۔

© rasailojaraid.com